بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا · اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۲۲ ہجرت ۱۳۴۴ ھش | ۲۰ محرم ۱۳۸۵ھ | ۲۲ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ کو ٹائیفائڈ کے ٹیکے کی وجہ سے کچھ بے چینی اور حرارت رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

قاہرہ کے قریب پی۔آئی۔اے کے طیارہ کو المناک حادثہ ۱۲۱ افراد جاں بحق

ہلاک شدگان میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے ۲۶ ممتاز صحافی بھی شامل ہیں

میجر جنرل احیاء الدین، اے کے قریشی، جہاز کا سارا عملہ اور پی آئی اے کے کئی افسر جاں بحق

قاہرہ ۲۱ مئی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کا ایک بہت بڑا جیٹ ہوائی جہاز کل علی الصبح قاہرہ سے صرف ۱۹ میل کے فاصلے پر گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں ۱۲۷ مسافر تھے۔ جن میں سے ۱۲۱ جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جو چھ آدمی بچے ہیں۔ وہ ایک دیسی ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ پی۔آئی۔اے نے دہران (سعودی عرب) قاہرہ اور جنیوا کے راستے کراچی اور لنڈن کے درمیان جو نئی سروس شروع کی ہے۔ یہ اس سلسلے کی دوسری پرواز تھی۔ اور طیارے میں عام مسافروں کے علاوہ کمپنی کے ۵۵ مہمان بھی سفر کر رہے تھے۔ جس میں ممتاز بنکر ہوٹلوں کے مالک، سفری ایجنسیوں کے نمائندے اور ۲۶ اخبار نویس شامل تھے۔ جہاز کے عملہ کے تیرہ ارکان اور صحافیوں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا۔ جہاز میں دہران، قاہرہ، اور لنڈن کے مسافر تھے۔ لیکن کمپنی کے مہمانوں کو متحدہ عرب جمہوریہ کے دارالحکومت میں دو روز قیام کرنا تھا۔ اور پھر اسی طیارے سے واپس آجانا تھا۔ جہاز نے کراچی سے چلنے کے بعد پہلے ٹاپ دہران پر بالکل درست لینڈنگ کی تھی۔ مسافر اتارے اور نئے مسافر لئے۔

ہوائی حادثے کی نذر ہونے والوں میں پاکستان پریس ٹرسٹ اور پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے چیئرمین میجر جنرل احیاء الدین۔ پی۔آئی۔اے کے کمرشل منیجر اے جی مرزا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ایڈمنسٹریٹر اے کے قریشی۔ گورنر مشرقی پاکستان کے صاحبزادے مسٹر اختر الزمان روزنامہ امروز لاہور کے چیف نیوز ایڈیٹر مسٹر حمید ہاشمی روزنامہ مشرق لاہور کے ایڈیٹر مسٹر ابو صالح اصلاحی، روزنامہ نوائے وقت لاہور کے وقائع نگار خصوصی مسٹر عرفان چغتائی، پاکستان ٹائمز کے ایڈیشن انچارج مسٹر ڈی سلوا، الائیڈ پریس لاہور کے مجید حق اور ہائی لینڈر ٹریول ایجنسی لاہور کے نمائندے مسٹر اے آئی بٹ شامل ہیں۔ کراچی میں عرب جمہوریہ کے سفارت خانے کے ناظم الامور اور ان کی اہلیہ بھی اس حادثے میں مارے گئے۔

حادثے کی تفصیل

پی۔آئی۔اے کا بوئنگ ۷۲۰ طیارہ پیر اور منگل کی رات گیارہ بجے کراچی سے اپنی دوسری افتتاحی پرواز پر روانہ ہوا۔ طیارے کو متحدہ عرب جمہوریہ کے وقت کے مطابق رات دو بجکر ۴۰ منٹ پر قاہرہ کے ہوائی اڈے پر اترنا تھا۔ لیکن شہر سے تھوڑی دور جب جہاز کا پائلٹ لینڈنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ اس نے ہوائی اڈے کے کنٹرول ٹاور کو اطلاع دی کہ جہاز کا ڈائرکٹ فلیپ جو اس کی سمت کو درست رکھتا ہے۔ ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا ہے۔ دو منٹ کے بعد کنٹرول سے جہاز کا ریڈیائی رابطہ ٹوٹ گیا۔ اور دوسرے لمحے وہ بے قابو حالت میں لینڈنگ کے لئے پہلا چکر کاٹتے ہوئے ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔ طیارے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور وہ وادی حلظون کے علاقہ میں گر گیا۔ اس وقت رات کا دوسرا پہر تھا۔ ہوائی اڈے کے عملے نے دور افق کے جنوب مشرق میں آگ کا ایک بہت بڑا گولہ دیکھا۔ اور آسمان دیر تک دہکتے ہوئے انگاروں اور گرد و غبار سے اٹا رہا۔ جہاز کے گرتے ہی علاقے کے لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ حکام نے حادثے کی اطلاع پا کر امدادی پارٹیاں روانہ کیں۔ مگر اس وقت تک زندگی کا یہ ہنستا بولتا قافلہ موت کی وادیوں میں گم ہو چکا تھا۔ زخمیوں کو ہیلیوپلس کے ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ہسپتال کے ترجمان نے اطلاع دی ہے کہ زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ جو خوش نصیب اس قیامت صغرا سے بچ نکلے۔ ان کو معمولی خراشیں آئیں اور ہڈیاں [illegible]

تحقیقات

بین الاقوامی قواعد کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت، سانحے کی تحقیقات کرائے گی۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ پی آئی اے اور محکمہ شہری ہوابازی کے سات افسروں کی ایک ٹیم گذشتہ رات دو بجے جاپان ایرلائنز کے طیارے سے قاہرہ روانہ ہو گئی ہے۔ یہ افسر تحقیقات میں

اخبار احمدیہ

-- افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کو جو حادثہ پیش آیا ہے۔ اس میں جاں بحق ہونے والے ۱۲۱ افراد میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر بھی شامل ہیں۔ وہ ڈھاکہ سے کراچی ہوتے ہوئے انگلستان جا رہے تھے کہ راستہ میں حادثہ کا شکار ہو کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

کل الفضل شائع نہیں ہوگا

ہوائی جہاز کے حادثہ میں نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین میجر جنرل احیاء الدین، پاکستان کے ۲۶ ممتاز صحافیوں اور دیگر ایک صد کے قریب پاکستانی اور غیر پاکستانی افراد کی المناک موت پر اظہار غم کے لئے مورخہ ۲۲ مئی کو دفتر الفضل بند رہے گا اور اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(منیجر الفضل)

[illegible] شریک ہوں گے۔ پی آئی اے کے منیجنگ ڈائریکٹر ایئر وائس مارشل نور خان بھی جو نیویارک میں تھے صبح تک قاہرہ پہنچ چکے ہوں گے۔ پی۔آئی۔اے والے زخمیوں کے لواحقین کو جائے حادثہ پر پہنچانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

حادثے کا شکار ہونے والے طیارے میں مغربی پاکستان کے دس اور مشرقی پاکستان کے چار اخبار نویس سفر کر رہے تھے۔ طیارے میں ایک سو ایک پاکستانی، چھ چینی اور دو مصری باشندے تھے۔ دوسرے مسافروں کی قومیت کا ابھی پتہ نہیں چلا۔۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مئی ۶۵ء

غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ پُر امید ہے

اس وقت مسلمانوں کو جو مشکلات درپیش ہیں ان کو سب حساس مسلمان محسوس کرتے ہیں اور اکثر ان میں ایسے بھی ہیں جو ایسی تدابیر بھی پیش کرتے ہیں جن سے مسلمانوں کی ترقی ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ذیل میں ایک بھر پور اقتباس ماہنامہ "فکر و نظر" کے ایک مضمون سے اس تعلق میں پیش کیا جاتا ہے جس سے بعض ایسے گروہوں کی نشان دہی ہوتی ہے۔ یہ مضمون در اصل الدکتور مصطفےٰ السباعی شامی کی ایک کتاب موسومہ "اشتراکیۃ الاسلام" کے آخری باب کا ترجمہ ہے۔ اقتباس حسبِ ذیل ہے:۔

"اس وقت ہمیں جن مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے ان سے نمٹنے کے سلسلے میں ہمارے ہاں تین گروہ ہو گئے ہیں۔

پہلا گروہ:۔ وہ ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے کہ امتِ اسلامیہ کے پاس جو بھی ذہنی ورثہ اور دینی عقائد ہیں ان میں موجود مشکلات کو حل کرنے کی کوئی صلاحیت نہیں چنانچہ یہ گروہ مغربی تہذیب کی طرف متوجہ ہے اور اسی میں حل ڈھونڈتا ہے یہ گروہ اس معاملے میں اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ اس کے پاس نہ اپنا فکر ہے اور نہ اپنی مستقل شخصیت اور مغربی تہذیب کی ہر بات کو وہ پسند کرتا ہے اور جو اس کے معیار پر پوری نہیں اترتی اس پر ہلہ بول دیتا ہے۔

دوسرا گروہ:۔ یہ گروہ اس امر پر ایمان رکھتا ہے کہ ان مشکلات کا اسلام میں حل موجود ہے لیکن اس کا یہ ایمان۔ ایمان بالغیب ہے۔ چنانچہ ایمان رکھنے کے باوجود یہ گروہ نہیں جانتا کہ ان مشکلات کو اسلام کیسے حل کر سکتا ہے نیز اس گروہ کا خیال ہے کہ جس طرح خلفائے راشدین کے دَور میں اسلام کی عملی تطبیق کی گئی تھی۔ بعینہٖ انہی اشکال میں آج بھی اس کی عملی تطبیق ممکن ہے۔

یہ گروہ زیادہ تر فقہاء و علماء کے تربیت کا ہے۔ اور یہ آج کے اسلامی معاشرہ و اجتماع کی مشکلات کو سمجھنے سے بہت زیادہ دور رہیں۔ اس معاملے میں ان کا موقف ہمیشہ منفی ہوتا ہے اور وہ لے دے کے لوگوں کو صرف یہی بات کہتے ہیں کہ اسلام کی طرف لوٹو اور اسی سے ہم اپنی تمام مشکلات سے نجات پائیں گے لیکن کیسے؟ اور کس حد تک؟ اور یہ کہ وہ مشکلات جن سے نہ تو سلف، خلفائے راشدین اور نہ ان کے بعد کے دَور میں واقف تھے، ان کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟ ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔"

(ماہنامہ فکر و نظر مئی ۶۵ء صفحہ ۶۹۵)

آخر الذکر گروہ کی ماہیت بیان کر کے فاضل مصنف فرماتے ہیں:۔

"یہی وہ حضرات ہیں جو معاشرے میں ایک طویل مدت سے اسلام کے نام سے باتیں کر رہے ہیں اور انہوں نے اسلام کو عملاً ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جو مسلمانوں کی مشکلات حل کرنے سے عاجز ہے جو تنگی، تکلیف اور مصیبت ہی میں برقرار رہ سکتا ہے اور اجتماعی ظلم اور انتہائی پستی ہی کے ساتھ چل سکتا ہے جس میں کہ مسلمان کئی صدیوں سے زندگی گزار رہے ہیں۔

ان میں اور مقدم الذکر پہلے گروہ میں معرکہ کارزار گرم ہے۔ اس گروہ کے خلاف ان کے ہتھیار کفر و الحاد کے الزام ہیں۔ اور اس گروہ کے پاس ان کے خلاف رجعت پرستی اور جمود کے ہتھیار ہیں۔ اب مجموعی طور پر جہاں تک مسلمان جمہور کا تعلق ہے وہ اپنے ایمان و اذعان اور اپنے دین سے اپنے خائف ہونے کی وجہ سے ان فقہاء کی بات سننے پر اکثر آمادہ رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان فقہاء کی تائید کرتے ہیں اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ اگر ان فقہاء کی اس کے علاوہ کوئی دوسری عقلیت ہوتی اور وہ منفیت کا شکار نہ ہوتے تو بہت ممکن تھا کہ وہ ایک ہمہ گیر اجتماعی اصلاح کو بروئے کار لانے کے لئے ایک بڑی قوت بن سکتے لیکن وہ اس بارے میں کچھ بھی نہ کر سکے۔ اور عالم اسلامی پر مغربی تہذیب کا دباؤ برابر بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خاص طور پر پہلی جنگ عظیم کے بعد سے اس تہذیب سے مسلمانوں کا اتصال زیادہ ہوتا گیا۔ ہمارے مدارس اور ہماری اعلےٰ درس گاہوں میں وہ علم و معرفت جو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگین ہوئی تھی پھیلتی چلی گئی اور اس کی وجہ سے مسلمان جمہور کا ان فقہاء سے جو ان کی مشکلات کا حل پیش کرنے سے عاجز رہے تھے، اعتماد زائل ہونا شروع ہو گیا۔ جہاں تک مغربی تہذیب کے علمبرداروں کا جس پر کہ اسلام سے دشمنی کی بالخصوص اور تمام مذاہب کی دشمنی کی بالعموم مہر لگ چکی تھی تعلق ہے ان پر تو مسلمان جمہور کا پہلے ہی سے اعتماد نہ تھا۔"

(ایضاً صفحہ ۷۰۰)

— تیسرا گروہ۔ فاضل مصنف لکھتے ہیں:۔

"اوپر کے ان دو گروہوں کی باہم معرکہ آرائی کے نتیجہ میں ایک تیسرا گروہ ابھرتا ہے جس کا موقف ان دونوں کے بیچ میں ہے، اگرچہ یہ اپنے اصول و مبادی میں پہلے گروہ کی بہ نسبت فقہاء سے زیادہ قریب ہے۔ یہ گروہ موجودہ مشکلات حل کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس گروہ کا کہنا ہے کہ اسلام ہماری تمام اجتماعی مشکلات کا حل کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے یہ گروہ اور اوپر کے فقہاء باہم متفق ہیں لیکن ان سے یہ ان مشکلات کو سمجھنے ان کے تصور اور ان کے حل کے بارے میں اختلاف رکھتا ہے بلکہ یہ اسلام کو سمجھنے اور اس کے عمومی مقاصد کی تعیین میں بھی ان سے اختلاف رکھتا ہے۔ اور جہاں تک مذکور الصدر پہلے گروہ کا تعلق ہے جو مغربی تہذیب کا علمبردار ہے۔ اس کا امتِ اسلامیہ کے دینی عقائد اور اس کے ذہنی ورثے کے بارے میں جو موقف ہے اور جس طرح وہ مغربی تہذیب کی ہر چیز کو صحیح سمجھتا ہے تیسرے گروہ کا اس بنا پر اس سے اختلاف ہے۔

اس تیسرے گروہ کی رائے میں مغربی تہذیب انسانوں کو سعادت سے ہم کنار کرنیکی قدرت نہیں رکھتی اور نہ وہ ایسی اساس پر کھڑی ہے جس سے کہ دنیا کو امن و آسودگی مل سکتی ہے۔ اس گروہ کے نزدیک یہ تہذیب اضطراب، حیرانگی اور تفاوت کا شکار ہے اور زوال کی طرف جا رہی ہے اور وہ اس قابل نہیں کہ اس کے ذریعہ ہماری اجتماعی مشکلات کی حقیقی اصلاح ہو سکے۔ اس گروہ کی رائے میں یہ مغربی تہذیب ایک صحت مند فکری یا اجتماعی مسلک کے لئے کوئی اچھا نمونہ بھی نہیں۔

غرض اس تیسرے گروہ نے بیچ کا موقف اختیار کیا ہے اور مسلمان جمہور کو اسی سے اپنے شاندار مستقبل کے لئے ایک صحیح قیادت کی توقع ہے۔ اگر اس گروہ کی اپنی بعض مخصوص مشکلات نہ ہوتیں، اس سے منہاج و مسلک کی بعض غلطیوں کا ارتکاب نہ ہوتا اور اسے مشکل و سخت حالات و ظروف سے دوچار نہ ہونا پڑتا تو یہ گروہ یقینی طور پر عالم اسلامی کی قیادت فکری میں پیش پیش ہوتا۔ اور آج اسلامی معاشرے کی تمام جہتوں کی جامع اصلاح تکمیل پذیر ہو جاتی۔"

(ایضاً صفحہ ۷۰۱، صفحہ ۷۰۲)

ان اقتباسات کو پڑھ کر ایک مسلمان سوائے مایوسی کے اور کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ تیسرا گروہ جس کے متعلق فاضل مصنف کی رائے ہے کہ یہ گروہ مسلمانوں کی صحیح قیادت کرنے کے قابل ہے مگر اس کو بھی مشکلات درپیش ہیں۔ اس گروہ سے بھی منہاج و مسلک کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور اس کو مشکل و سخت حالات و ظروف سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ (باقی)

ربوہ ہے اللہ والوں کی بستی

ہے یہ فریبِ مادہ پرستی
جتنی بلندی اتنی ہی پستی

اہلِ خرد کی دیکھو کرامت
زندگی مہنگی موت ہے سستی

جھوم گیا ہے ہاتھ میں ساغر
اُف رے نگاہِ مست کی مستی

یاں ہار جاتا ہے زورِ بازو
یاں جیت جاتی ہے زیر دستی

جنت کا تو نمونہ ہے کوئی گوشہ
ربوہ ہے اللہ والوں کی بستی

تربیت اولاد کی اہمیت اور اس کے ذرائع

از محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ ایبٹ آباد

(۲)

حضرت شعیب علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے خدا کے بندہ موسیٰؑ کو جبکہ وہ مصر سے بھاگ کر مدین میں بطور پردیسی مسافر کے وارد ہوئے تھے۔ اور دو وقت کی روٹی کے بھی محتاج تھے۔ صرف ان کی نیکی کی وجہ سے رشتہ دے دیا تھا۔ یہ رشتہ چونکہ نیکی اور تقویٰ کے پیش نظر کیا گیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ یہ واقعہ قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ دیکھو کس طرح ہمارے ایک صالح بندے نے ایک پردیسی مسافر کو صرف اس کی نیکی کی وجہ سے رشتہ دے دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو کیا علم تھا کہ میرے اس رشتہ کے واقعہ کا ذکر میری وفات کے سینکڑوں سال بعد اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب میں کرے گا۔ جو خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوگی اور قیامت تک بندگانِ خدا اس کو پڑھیں گے بیان کریں گے۔ اور اسے نمونہ بنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ اپنے بندوں کا قدردان ہے جو نیکی خالص ہو کر صرف خدا کے لئے کی جائے۔ وہ اگر سینکڑوں پردوں میں بھی چھپ کر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول کر کے آئندہ زمانہ کے بندگان خدا کے لئے نمونہ ٹھہراتا ہے۔ اور اس طرح اپنے بندوں کی قدردانی فرماتا ہے۔ اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکی اور حضرت موسیٰؑ کے اس رشتہ کو کتنا بابرکت کیا کہ قیامت تک کے لئے اسے قرآن مجید میں بیان کر کے سب کے لئے نمونہ ٹھہرایا۔

قوتِ حلال

تربیت اولاد کے سلسلہ میں تیسری ہدایت یہ ہے کہ حتی الامکان طیب و حلال رزق کھایا جائے۔ طیب غذا یہ ہے کہ غذا صاف ستھری اور پاک ہو اور حلال غذا یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کے حرام و مکروہ اجزاء کی آمیزش نہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ والدین دوسروں کے ساتھ لین دین کے معاملات میں صاف ہوں۔ کسی کی چیز جبراً لے لینا۔ قرض لے کر ادا نہ کرنا۔ رشوت کے طور پر بعض اشیاء لے لینا۔ جھوٹ یا دھوکہ سے ضروریات حاصل کرنا۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔ گناہ اور ممنوع کاروبار کرنا اور اس کی روزی کھانا وغیرہ یہ سب امور رزق حلال کے منافی ہیں۔

انسان جو کچھ کھاتا پیتا ہے۔ اس سے اس کا بدن تیار ہوتا ہے۔ اور اسی بدن سے اولاد کی بنیاد پڑتی ہے۔ پس اگر وہ صاف ستھری طیب و حلال غذا کھائے گا تو اس کے بدن کی بناوٹ۔ اس کی ہڈیاں۔ اس کا گوشت اور اس کا خون سب صاف اور صالح ہوگا۔ اگر وہ حرام و مکروہ غذا کھائے گا تو اس سے صالح گوشت اور صالح خون کی بجائے غیر صالح گوشت اور حرام خون پیدا ہوگا۔ جس کا اوّل نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان نیکیوں اور اعمال صالحہ کی توفیق نہیں پاتا۔ دوسرے اولاد جو انسان کے بدن کا حصہ ہوتی ہے۔ اس کی توقع کے مطابق نہیں ہوگی۔ اس کی طیب و غیر طیب غذاؤں کا اثر ضرور اس کی اولاد پر پڑتا ہے۔ طیب و حلال غذاؤں کے نتیجہ میں اس کی اولاد پاک اور صالح ہوگی اور غیر صالح غذاؤں کے نتیجہ میں اس کی اولاد غیر صالح اور نافرمان ہوگی۔ جب کسی کی اولاد نافرمان اور غیر صالح نکلتی ہے۔ تو والدین بڑی شکایات کرتے ہیں۔ اپنی سابقہ کی زندگی کی کوتاہیوں پر نظر نہیں کرتے۔ اگر والدین کی خاندانی اور معاشرتی زندگی اسلام کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق پاک اور صاف اور صالح رہتی چلی آتی ہو۔ تو اولاد پر ضرور اس کا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن و حدیث میں حلال و طیب غذا کھانے کی تاکید کی گئی ہے۔

اعمالِ صالحہ

چوتھی ہدایت یہ ہے کہ والدین اعمال صالحہ میں زندگی بسر کرنے والے ہوں کیونکہ انسانی اعمال کا اثر بھی اولاد پر پڑتا ہے۔ والدین نیک اعمال کرنے والے ہوں تو اولاد پر نیک اثر مترتب ہوگا۔ اور بُرے اعمال کرنے والے ہوں تو اولاد پر بھی بُرا اثر ظاہر ہوگا۔ جس طرح والدین کی بعض بیماریوں کا اثر اولاد میں آجاتا ہے۔ اسی طرح اعمال کا اثر بھی اولاد پر پڑ جاتا ہے۔ پس تربیت اولاد ماں کے رحم ہی سے شروع ہونی چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ دعاؤں سے کام لیں۔ اور یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دُور رکھ۔ اور شیطان کو اس سے بھی دُور رکھ جو تو ہمیں دینے والا ہے یعنی ہماری اولاد سے۔

میاں بیوی کے حقوق

یہ بھی ضروری ہے کہ بیوی خاوند کے حقوق پورے کرنے والی ہو۔ اور خاوند بیوی کے حقوق پورے کرنے والا ہو۔ بعض لوگ مہر تو بڑی بڑی رقموں کا باندھ لیتے ہیں۔ مگر اس کی ادائیگی نہیں کرتے۔ بعض کی نیت ابتداء ہی سے ہوتی ہے کہ مہر جتنا بھی باندھا جائے۔ کس نے دینا ہے کس نے لینا ہے۔ یہ گناہ کا خیال ہے۔ ایسا بد خیال ہو تو ظاہر ہے کہ اولاد پر اس کا کوئی اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ بُرا اثر پڑے گا۔ پس اول تو مہر اتنا ہی باندھا جائے۔ جتنا کہ مرد کی وسعت کے لحاظ سے ادا ہو سکنے والا ہو۔ اور پھر اس کی ادائیگی بھی ہونی چاہیئے۔ بعض لوگ بیوی سے مہر بخشوا لیتے ہیں اور رضامندی سے بیوی بخش دیتی ہے۔ اگر مہر کی رقم اس کے ہاتھ میں یا اس کے تصرف میں دے دی جائے اور پھر وہ بخش دے تب صحیح معنوں میں بخشش ہوگی۔

صدقات اور خیرات

والدین کو صالح اولاد کے لئے صدقات بھی دیتے رہنا چاہیئے۔ کمزوروں کی مدد حاجتمندوں کی حاجت روائی کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ صدقات سے مصائب اور آنے والی بلائیں دور ہو جاتی ہیں پنج وقتہ نماز پر بھی مداومت کرنی چاہیئے۔

تلاوتِ قرآن

والدین کو گھر میں تلاوت قرآن کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ریڈیو کے گانوں بجانوں اور ناول پڑھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایات میں آیا ہے۔ کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے گانا بجانا دجالی گروہ کی پیدا کردہ لعنت ہے جس سے انسان کی عملی حرکات سست ہو جاتی ہیں۔ اولاد والدین کے اعمال کی نقل کرتے ہیں۔ جب والدین گانا بجانا سنیں گے اور ناول پڑھیں گے۔ تو اولاد بھی ایسا ہی کرنے لگے گی۔ جس سے کوئی اخلاقی اور معاشرتی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اخلاقی اور معاشرتی مفاسد پیدا ہوں گے۔

قرآن مجید میں ہے کہ جو شخص ہمارے ذکر سے اعراض کرتا ہے۔ تو ہم اسے تنگ گذران میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے الہاماً بتایا گیا۔ کہ جو ذکر اللہ یعنی قرآن کریم سے اعراض کرے گا۔ اس کی اولاد ملحد اور فاسق ہوگی۔ الہام یہ ہے۔

من اعرض عن ذکری نبتلیه
بذریة فاسقة ملحدة
یمیلون الی الدنیا و لا
یعبدوننی شیئاً

حضور علیہ السلام خود اس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں:-

”جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا
ہم اس کو ایک خبیث اولاد کے
ساتھ مبتلا کریں گے جن کی ملحدانہ
زندگی ہوگی وہ دنیا پر گریں گے۔
اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی
حصہ نہ ہوگا۔ یعنی ایسی اولاد کا
انجام بد ہوگا۔ اور توبہ و تقویٰ
نصیب نہ ہوگا۔“

(مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی حاشیہ ص۱۱)

دعائیں

نیک اولاد کے لئے دعائیں کثرت سے کرنی چاہئیں۔ مومن پنج وقتہ نمازوں میں جو دعائیں کرتا ہے۔ اس میں اپنی بیوی اور اولاد اور احباب جماعت اور غلبۂ اسلام سب کے لئے دعائیں کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

رب هب لی من الصالحین

یعنی اے میرے پروردگار مجھے صالح بیٹا عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی اور حضرت اسمٰعیلؑ جیسا بیٹا عنایت فرمایا۔ جو حد درجہ فرمانبردار نکلا۔ اور جس کی نسل سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے نبی بھی پیدا ہوئے۔ جو تمام انبیاء کے سردار ہیں۔

اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی۔

رب هب لی من لدنك
ذرية طيبة انك سميع الدعاء

یعنی اے میرے پروردگار مجھے اپنی طرف سے پاک ذریت بخش دے تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰؑ پیغمبر جیسا نیک بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اپنے لئے خدا سے صالح اولاد مانگی تو اللہ تعالیٰ نے صالح اولاد عطا فرمائی اور آپ نے جلہ گرکے ایک بیٹے کے لئے خاص طور پر دعا مانگی سو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جن کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک جا پہنچا اور خدا نے انہیں بڑی برکت بخشی اور ہمیشہ کے لئے ان کا نام زندہ ہوگیا اور آئندہ نسلیں یاد کریں گی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں "اولاد صالح" اور "ازواج صالح" کے لئے قرآن مجید میں ایک پیاری دعا سکھائی ہے جو یہ ہے

ربنا ھب لنا من ازواجنا
وذریتنا قرۃ اعین
وجعلنا للمتقین اماما۔

یعنی اے ہمارے پروردگار ہمیں ایسے ازواج اور ایسی ذریت بخش دے جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں متقین کے لئے پیشوا بنا۔

ایک اور دعا سکھائی ہے

رب لاتذرنی فردا
وانت خیر الوارثین

یعنی اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا (کہ میرا کوئی وارث نہ ہو بلکہ میرے بعد میرے حسب منشاء وارث پیدا ہوتے رہیں) اور تو ہی بہتر وارث ہے۔

سو ہمارے احباب کو اپنی بیویوں اور اپنی اولاد کے لئے بھی اپنی پنجوقتہ نمازوں میں دعائیں کرتے رہنا چاہیئے، دعا سے کام لینے والوں کی ذریت ضرور نیک اور صالح ہوگی۔

تعلیم و تربیت

بچہ کی ذہنی تعلیم و تربیت بچپن ہی سے ہونی چاہیئے کیونکہ بچپن میں دینی تعلیم و تربیت نہ کی جائے تو بڑا ہو کر کچھ نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ اپنے بچوں سے بیجا پیار کرکے بچپن ہی سے تربیت نہیں کرتے۔ بڑے ہو کر جب وہ کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں تو شکایت کرتے ہیں اور پچھتاتے ہیں۔

اسلام نے بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کانوں میں اذان دینے کی ہدایت کی ہے تا دنیا میں قدم رکھتے ہی خدا کی توحید اور رسالت اور نماز کی آواز اس کے کانوں میں پہنچے۔ پھر ہدایت ہے کہ سات سال کا ہو تو اسے نماز پڑھایا کرو۔ دس سال کا ہو تو اسے اپنے بستر سے الگ کردو اور نماز وغیرہ کے لئے سختی بھی کرو۔ بری مجالس سے بچوں کو خاص طور پر بچائے رکھنا چاہیئے۔ ہماری جماعت میں تربیت اولاد کیلئے جو تنظیمیں ہیں جیسے اطفال۔ خدام۔ ناصرات وغیرہ ایسی تنظیمیں اور کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ پس جس طرح بھی ہو سکے اپنے بچوں اور اولاد کی تربیت کے سلسلے میں ان تنظیموں اور ان کے تربیتی اجتماعات اور مجالس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

لاما ازم کے "مصنوعی خدا" کا عروج و زوال

از مکرم حمید ہاشمی صاحب

تبت کا دلائی لامہ تبتیوں کے نزدیک ان کے خدا چن ریزی کا اوتار تسلیم کیا جاتا ہے۔ چن ریزی کے لغوی معنی "رحم کرنیوالے" کے ہیں۔ ہندوؤں کے بتوں میں سے "اولوکی تیسوا" کی صورت اس سے ملتی جلتی ہے۔ لامائی مذہب میں ایسے ہزاروں بت ہیں جن میں سے چن ریزی کا درجہ سب سے بلند ہے۔ انسانی روپ میں چن ریزی کی پوجا ساتویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔ تبتیوں کا عقیدہ ہے کہ چن ریزی ابتدائے آفرینش سے دنیا میں مختلف روپ دھار کر نازل ہوتا رہا ہے لیکن عام لوگ اسے پہچان نہیں سکے۔ ان میں یہ داستان مشہور ہے (جسے آج کل کے تعلیم یافتہ ڈارون کی تھیوری بھی کہہ سکتے ہیں) کہ پراچین زمانے میں ایک بندر ہندوستان سے سلسلہ کوہ ہمالیہ سے پھلانگتا ہوا سطح مرتفع تبت میں وارد ہوا جہاں وہ ایک جادوگرنی کے فریب کے جال میں پھنس گیا۔ اس نے اسے ایک غار میں قید کر لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس بدصورت جوڑے سے کئی ایک جناتی بچے پیدا ہوئے۔ اور پھر یہ آبادی اس کثرت سے بڑھنے لگی کہ خوراک کم ہوگئی۔ اور یہ قوم بھوکوں مرنے لگی۔ اس پر "پہاڑوں کی رحمدل روح" کو ترس آگیا اور "چن ریزی" نے انہیں "جادو کا اناج" دیا۔ یہ اناج جو ہے جو آج تک تبت کی سب سے بڑی فصل ہے۔ یہی جو کھاتے کھاتے یہ بندروں کی اولاد انسان بن گئی۔ تاہم یہ نئے انسان اپنی جبلت کے لحاظ سے بندروں سے کم نہیں تھے۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا اور باہمی چھین جھپٹ کا یہ سلسلہ صدیوں تک چلتا رہا حتیٰ کہ چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی تک اس قوم کی کوئی تاریخ نہیں لکھی گئی۔ البتہ چین کے تاریخ دان اور سیاحوں نے تبت میں چند بکھرے ہوئے اور جنگجو قبائل کا ذکر کیا ہے جو راہزنی اور قتل و غارت کی وارداتیں کرتے تھے۔ بالآخر ساتویں صدی عیسوی میں ان قبائل کا ایک سردار سانگ سین گامپو لداخ کے مغربی علاقہ میں سے اٹھا اور اپنی سفاکی اور چالاکی کے بل بوتے پر دیگر قبائل کو زیر کر لیا۔ اور سب کو اپنے زیر اثر کرکے ایک جنگجو اور بہادر قوم بنا دیا اور اردگرد کے علاقوں میں ایک زبردست اور طاقتور جرنیل کی حیثیت سے اپنی طاقت کا لوہا منوا لیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ہمسایہ ملک نیپال کو فتح کر لیا۔ اور اس کی خوبصورت شہزادی سے شادی کر لی۔ اور دوسری طرف ایک زبردست لشکر لے کر چین پر چڑھ دوڑا اور ملک کے بیشتر علاقے پر قبضہ کر لیا۔ شرائط فتح کی رو سے اس نے دوسری شادی چینی شہزادی سے کی۔ اب قسمت کی ستم ظریفی دیکھئے اسکی دونوں بیویاں بدھ مت کی پیروکار تھیں دونوں نے مل کر اپنے خاوند کو بدھ مت کا بھکشو بنا لیا۔ اس طرح "سانگ سین گمپو" کے بلاوے پر ہندوستان سے بدھ مشنری تبت میں وارد ہوئے جنہوں نے سنسکرت سے ملتی جلتی تحریری زبان جاری کرنے کے علاوہ خانقاہیں اور مندر تعمیر کئے۔ اس سے قبل تبتی قبائل الاسکا کے اسکیموؤں سے ملتے جلتے مذہب "بون" کے پابند تھے جن میں کالا جادو اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی تھی۔

اس کے بالمقابل بہرحال بدھ مت بہتر مذہب تھا۔ کیونکہ ابتدائی بدھ ازم میں دیوتاؤں اور سادھوؤں کی پوجا نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ بدھ ازم صرف ایک "طریقۂ زندگی" بسر کرنے کا نام تھا۔ تبتیوں کے لئے پرانے رسوم و عبادات کا سلسلہ منقطع کرنا ذرا مشکل تھا۔ اس لئے انہوں نے بون اور بدھ فلسفۂ زندگی کے مابین ایک نیا مذہب اختیار کر لیا جس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ بحیثیت قوم تبتی اتحاد قائم ہوگیا۔ سانگ گمپو کی آہنی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور پھر ایک دفعہ قبائلی مناقشت و چپقلش کا دور دورہ شروع ہوگیا۔ ایک صدی اور گزر گئی اس کے بعد ہندوستان سے ایک اور مشنری پدما سمبھاؤ نامی تبت میں وارد ہوا۔ اس نے شمالی ہندوستان کے ہندو عقائد کا پرچار کیا اور تنتر و بدھ کے بتوں کو پوجنے کی تبلیغ کی۔ یہی وہ مذہب ہے جسے ہم لاما ازم کی ابتداء کے نام سے جانتے ہیں۔

تیرھویں صدی میں لاما ازم اپنے عروج کی بلندیوں پر تھا۔ جب ادھر چین پر مشہور منگول سردار قبلائی خاں حکومت کرتا تھا۔ قبلائی خاں۔ چنگیز خاں فاتح ایشیا کا پوتا تھا منگول اس زمانہ میں کسی خاص مذہب کے پیروکار نہ تھے اس لئے وہ اس وسیع و عریض سلطنت کے بے قابو اور باغی قسم کے لوگوں کے لئے ایک ایسا مذہب چاہتا تھا جو امن و آشتی کا باعث بنے اور یوان خاندان کی جڑیں پیکنگ میں مضبوط کر دے اس لئے اس نے دنیا کے مختلف مذاہب کے مبلغین و معلمین کو اپنے دارالسلطنت میں مدعو کیا۔ ان کے عقائد و رسومات اور دلائل و مباحثات کو سنا۔ تبت کے لامائے اعظم جو خانقاہ سکیہ سے آیا تھا کو اپنے مذہب کا پایا۔ چنانچہ اسے زمرد کی انگوٹھی پیش کی گئی اور اس طرح تبت اور چین میں مذہبی گٹھ جوڑ پیدا ہوا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان دینی و دنیاوی اتحاد کی اساس قائم ہوئی۔ تاریخ میں یہ واقعہ دونوں ملکوں کے سیاسی و مذہبی معاملات میں بڑا اہم ہے۔ اور آج تک بین الملکی سیاسی تعلقات میں اس کا اثر ملتا ہے۔

گیارھویں صدی میں ایک اور مذہبی راہنما مشرقی علاقہ آمدو سے اٹھ کھڑا ہوا اس کا نام شونگ کپا تھا۔ اس نے ایک نیا فرقہ "جلو پہ" یعنی "تقویٰ" جاری کیا۔ یہ لوگ راہب اور تارک الدنیا قسم کے تھے۔ وہ جلد ہی تبت میں پھیل گئے۔ تین بڑی خانقاہوں میں سے گندن لہنپو کا مندر انہوں نے ہی بنایا۔ اس کے چوتھے جانشین نے منگولوں میں سے کثرت سے اپنے پیرو بنائے۔ چنانچہ الثان خان نے لاما ازم کے لیڈر کو "دلائی لاما وجرا دھار" کے خطاب سے نوازا۔ دلائی کا لفظ منگول زبان میں "دریائی" کے مترادف ہے (یعنی "سمندر کی طرح وسیع") اس طرح دلائی لاما سوئم کا ظہور ہوا۔ اس کے بعد دلائی لاما کی تقدیس و تحریم میں بے حد اضافہ ہوتا چلا گیا۔ درمیانی عرصہ میں ان کے دو مشہور فرقے بھی بن گئے۔ دلائی لاما پنجم کے زمانہ سترھویں صدی میں دونوں کی آپس میں خوب جنگ بھی ہوئی۔ یہ دیکھ کر منگول شہزادہ گشتی خان تبت میں داخل ہوگیا۔ اور اپنے بیٹے کو "شاہ تبت" کا خطاب دلوایا۔ تاہم وہ دلائی لاما پنجم کے ماتحت بادشاہ تسلیم کیا گیا۔ یہ پانچواں دلائی لاما تاریخ میں بہت مشہور ہے۔ اس کے زمانہ میں لاما ازم کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اسی نے لہاسہ کی سب سے بڑی خانقاہ پوٹالہ محل تعمیر کروایا اور بڑے بڑے بدھ ازم کے علماء و فضلاء اپنے دربار میں اکٹھے کئے۔ لاما ازم کے عقائد و رسوم کو ضبط تحریر میں لایا اور تبت میں قانون و ضابطہ رائج کیا۔ اس نے اپنے ایک استاد کو "پنچن رمپوچے" کا خطاب دے کر مغربی تبت کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔

پینتیس سال حکومت کرکے یہ لاما تارک الدنیا ہوگیا اور اپنی جگہ ایک بچے کو نائب بنا دیا۔ یہ بچہ بڑا کائیاں نکلا۔ بڑا ہو کر جب اس نے ہر طرف اپنا تسلط اور اثر قائم کر لیا تو اس نے دعوےٰ کیا کہ دلائی لاما پنجم کی روح اس کے اپنے اندر حلول کر گئی ہے۔ اب وہ خود دلائی لاما ششم بن چکا ہے اپنے پیشرو کی موت کو بھی کئی سال تک

چھپائے رکھا۔ یہ "مصنوعی خدا" دنیا کے لہو و لعب اور خواہشات کا شکار ہو گیا۔ عقیدت مندوں نے اس کی زن و شراب کی محفلوں کو اپنے اعتقادات کی آزمائش و ابتلاء سمجھا۔ آخر کار صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔ اور یہ لاما جلا وطنی میں مارا گیا۔ عوام الناس میں باہمی بغض و عناد اور منافرت و مناقشت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور ملک تبت خون خرابے کے سیلاب میں بہہ گیا۔

منچو خاندان جو چین پر حکمران تھا۔ اُدھر ترکستان کے منگولوں سے جنگ میں مصروف تھا۔ منگولوں نے تبت خالی دیکھ کر شمال سے حملہ کر دیا۔ اور چین کے شہنشاہ کانگ ہسی نے بھی اپنی فوجیں تبت میں داخل کر دیں۔ منگولوں کو تبت خالی کرنا پڑا۔ چین بھی زیادہ عرصہ وہاں نہ رہ سکا۔ تاہم پس پردہ وہ دلائی لاما کے چناؤ میں حصہ لیتے رہے لیکن ۱۸۰۸ء تک شاید ہی کوئی دلائی لاما اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچا ہو۔ اکثر کم عمری میں ہی زہر دے کر ختم کر دیئے جاتے۔ چین بھی باہمی تفرقہ و فساد کا شکار ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ تبت پر اس کا کنٹرول اور ضبط کمزور ہوتا چلا گیا۔

تیرھویں دلائی لاما (۱۸۹۵ء) نے روس کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا۔ جس کی وجہ سے انگریزوں نے ہندوستان کی طرف سے اپنا اثر و رسوخ اور تجارتی معاہدات وغیرہ کے لئے تبت کے معاملات میں دخل دینا شروع کیا۔

۱۹۰۴ء میں تبت اور ہندوستان کے درمیان شملہ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ باقاعدہ سرحدیں تجویز ہوئیں اور تبت ایک BUFFER STATE کی حیثیت سے آزاد حکومت قرار دی گئی۔ اس کے بعد کی تاریخ کو مختصر کرتے ہوئے ہم تیرھویں دلائی لاما کی جلا وطنی تک آتے ہیں۔ جو اپنے آخری وقت کلمپونگ میں رہائش پذیر تھا۔ لیکن چینیوں کے خلاف ۱۹۱۱ء میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی اور یہ دلائی لاما دوبارہ اپنے تخت پر جلوہ فگن ہو گیا۔

تیرھواں دلائی لاما دسمبر ۱۹۳۳ء میں فوت ہوا۔ اس کی لاش کو حنوط کر کے محل میں رکھا گیا اور پاس ہی ایک چائے کی پیالی اور تازہ پھلوں کی طشتری تخت پوش پر رکھ دی گئی۔ یہاں تک کہ ایک ایسے بچے کی تلاش کی جائے جس کے اندر دلائی لاما کی روح حلول ہو گئی ہو اور وہ چودھواں دلائی لاما بن کر پوٹالہ مندر کے "مصنوعی خدا" کے روپ میں تبت کے سادہ لوح لوگوں کے قلب و ایمان پر حکومت کر سکے۔

مصنوعی خدا کی تلاش

تبت کی ایک ضرب المثل ہے۔ "جس قدر گہرائی میں ایک موتی دفن ہوگا۔ اتنا ہی وہ قیمتی اور چمکیلا ہوگا۔"

سطح مرتفع تبت کے طول و عرض میں خانقاہوں اور سجدہ گاہوں، جھونپڑیوں اور خیموں زیارت گاہوں اور کاروانوں میں جھنڈیاں لہراتی رہیں۔ دعائیں اور مناجاتیں گائی جاتی رہیں کہ خدا کا جلوہ انسانی روپ دھار کر تبتی لوگوں کے نظروں کے سامنے جلوہ گر ہو۔ خانقاہوں کے راہب اور زائرین تاکیو کی مقدس جھیل کی شفاف سطح پر خدا کے چہرے کا انعکاس دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں روزانہ جاتے تھے۔ اس عرصہ میں ایک معجزہ نما نشان تو مل گیا تھا۔ کیونکہ حنوط شدہ لاش کا منہ اچانک مشرق کی طرف گھوم گیا تھا۔ جس کا مطلب انہوں نے یہ لیا کہ اگر "خدا" کا ظہور ہونا ہے تو وہ یقیناً مشرق کی طرف سے ہوگا۔ دن ہفتوں میں تبدیل ہوتے گئے۔ ہفتے مہینوں میں تبدیل ہوتے گئے اور مہینے پورے دو سال کے عرصے میں پورے ہو گئے۔ لیکن ابھی تک مصنوعی خدا "چن ریزی" کی رحم کی رگ میں حرکت پیدا نہیں ہوئی تھی۔

اسی کی تلاش و جستجو میں ایک سپیدۂ سحر کی نمو میں جھیل تاکیو کی خاموش و مصفا سطح آب پر نظریں گاڑے "شاہ کا قائم مقام" یکسوئی قلب سے عبادت میں محو تھا کہ اُسے پانی کے آئینہ میں ایک عکس نظر آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سنہری چھت والی خانقاہ ہے۔ اس کے پڑوس میں ایک ٹیلہ پہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہے جس کی طرف پھلوں اور پھولوں کے درمیان سے ایک پگڈنڈی جاتی ہے۔ جھونپڑی کی اولتیاں خاص وضع کی ہیں۔ پھر اُسے چند ایک نافہم حروف بھی نظر آئے۔ ان میں سے "الف" سے مراد آمدو لیا گیا۔ جو شمال مشرق میں ایک ضلع ہے۔

پھر کیا تھا! سرزمین تبت کے اطراف و اکناف میں جوش و خروش کی ایک لہر دوڑ گئی۔ تلاش کرنے والوں کی پارٹیاں روانہ کی گئیں۔ اور مہمات کا سلسلہ تیز کر دیا گیا۔

(باقی)

ولادت

مورخہ ۲۰ و ۲۱ مئی کی درمیانی شب خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود سید مفتی الرحمن صاحب کا بیٹا اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا پوتا ہے۔ بچہ بہت کمزور ہے۔ اور اس کی والدہ کی صحت بھی کافی گر گئی ہے۔ احباب سے زچہ و بچہ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید محمد رفیق نقشہ نویس۔ ربوہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ جولائی تک جاری رہیگی

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں جب کہ موسم گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں ملک بھر میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجوایٹ ملازم ہوں یا تاجر۔ کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ۔ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں۔ انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں اپنے امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام۔ پتہ اور تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام و طعام کے لئے کئے جا سکیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری یاددہانی

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے زیر عنوان "ٹیڈی ازم اور نوجوان طلباء و طالبات" ایک نوٹ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۵ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اور اس میں ٹیڈی ازم کی مذمت بیان کی گئی تھی۔ اس طریق کے اختیار کرنے سے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس کے متعلق ایک خطبہ میں بھی ذکر کیا گیا تھا۔ اور نوجوان طلباء اور طالبات کو اس سے اجتناب کی ہدایت کی گئی تھی۔

ابھی حال ہی میں مجھے ایک رپورٹ ملی ہے۔ کہ ابھی تک اس طریق اور رسم کا قلع قمع نہیں ہوا اور سکول کی لڑکیاں اور چھوٹے بچے ٹیڈی لباس پہنتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ والدین کا قصور ہے۔ بچوں کو ایسا لباس بنوا کر دیتے ہیں۔ اس بارہ میں تعلیمی اداروں کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ بیرونی جماعتوں کے اُمراء اور صدر صاحبان بھی اپنے اپنے ہاں جماعتوں کی تنظیم مضبوط کریں اور اس خلافِ اسلام رسم کا قلع قمع کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب رخصتانہ

سید سعادت شاہ صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی ساکن بفہ ضلع ہزارہ کا رخصتانہ ۲ مئی ۱۹۶۵ء کو بمقام بفہ عمل میں لایا گیا۔

جملہ احباب جماعت احمدیہ مانسہرہ نے اپنے احمدی بھائی کی برات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ سعادت شاہ صاحب کا اپنا سادات خاندان بھی اسی شادی میں شامل ہوا۔ سعادت شاہ صاحب کی شادی سید عبدالرحیم شاہ صاحب [illegible] کی دختر نیک اختر سے ہوئی ہے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار محمد عرفان۔ مانسہرہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ضلع ہزارہ)

درخواست دُعا

• مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینجر روزنامہ الفضل کی طبیعت داڑھ میں شدید درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ نیز کسی کسی وقت حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

حُسنِ کارکردگی

(قسط نمبر ۲)

ی۔ جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی سو فیصدی لیکن چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسّی فیصدی سے کم ہے

ضلع جھنگ:۔ دار الرحمت شرقی (ربوہ) چک ۲۲۲ ج ب لیلاں۔ ضلع سرگودہا:۔ چک ۸ ایم بی۔

ضلع میانوالی:۔ میانوالی۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۶۰ ج ب شہباز پور۔ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ چک ۲۲۳ گ ب وڈانچ چک ۵۹۱ گ ب۔ گنگاپور۔ ضلع لاہور:۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۱۱۱ ج ب جھور۔ مریدکے۔ چک ۶۴۱ پنشنیا نوالہ۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ چھنی جاناں۔ رسولنگر۔ کوٹ مرزا جان۔ ضلع سیالکوٹ:۔ ڈسکہ۔ بھیرو۔ کوٹ کوڑا۔

ضلع گجرات:۔ گکرالی۔ نصیرہ۔ آزاد کشمیر:۔ دیتال۔ نگیال۔ ضلع ہزارہ:۔ حویلیاں۔

ضلع مردان:۔ ٹوپی۔ ضلع پشاور:۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ رسالپور۔ ضلع بنوں:۔ بنوں۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں:۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ضلع ملتان:۔ خانیوال۔ ضلع منٹگمری:۔ چک ۱۳۸ ۹۔ ایل۔

ضلع بہاولنگر:۔ فورٹ عباس۔ ضلع رحیم یار خاں:۔ چک ۱۳۴ این۔ پی۔ ضلع سکھر:۔ شکارپور۔

ضلع خیرپور:۔ خیرپور۔ ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد۔ ضلع حیدرآباد:۔ حیدرآباد۔ خدا آباد۔

ضلع ٹھٹھہ:۔ گھارو۔ بلوچستان:۔ کوئٹہ۔ سبی۔ ضلع کراچی:۔ کراچی۔ (تمام حلقہ جات)

مشرقی پاکستان:۔ کشتیا۔

ک۔ جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نوّے فیصدی سے اوپر لیکن چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسّی فیصدی سے کم ہے

ضلع جھنگ:۔ ربوہ (دارالصدر وسط تمام محلہ جات)۔ دار النصر غربی (ربوہ)۔ ضلع سرگودہا:۔ بھیرہ۔ چک ۳۸ ج

ضلع میانوالی:۔ داؤد خیل۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۶۳۵ گ ب کوٹ غلام محمد۔

ضلع لاہور:۔ سول لائن۔ سلطان پورہ۔ بھاٹی گیٹ۔ سمن آباد (لاہور)

ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ۔ مرشد بلو چال۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ جاکا بھٹیاں۔

ضلع سیالکوٹ:۔ گھٹیالیاں شہر۔ بھکو بھٹی۔ نارووال۔ خانانوالی میانوالی۔ ڈگری گھمن۔ بستی فغاناں۔

ضلع گجرات:۔ گھیڑ۔ ضلع ملتان:۔ میاں چنوں۔ ضلع منٹگمری:۔ چک ۱۱۳ ۱۲۔ ایل۔

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹ مراد۔ بہاولنگر۔ ضلع خیرپور:۔ گوٹھ نتھے خاں۔ مشرقی پاکستان:۔ تجیل بزش۔

ل۔ جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی اسّی فیصدی سے اوپر لیکن چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسّی فیصدی سے کم ہے

ضلع جھنگ:۔ دار البرکات (ربوہ) جھنگ صدر۔ بیرو بھیرشاں۔

ضلع سرگودہا:۔ بلند ہل واپڈا کالونی۔ دودھ۔ چک ۲۹ ڈی۔ بی۔

ضلع لائلپور:۔ لائلپور۔ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ چک ۲۶۵ ر ب کرتارپور۔ ڈیک سنگھ۔ چک ۲۱۶ ج ب سوڈھی۔

ضلع لاہور:۔ لاہور شہر (وسط تمام حلقہ جات) لاہور چھاؤنی۔ سنت نگر۔ دار الذکر (لاہور) مدینہ کالونی۔ والٹن

ضلع شیخوپورہ:۔ سانگلہ ہل۔ چک ۲۹۲ ر ب رام پور ذخیرہ۔ بھینی شرقپور۔ سرائے۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ امین آباد۔ درویشکے۔ اکال گڑھ۔ سوہادہ ڈھلواں۔

ضلع سیالکوٹ:۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ پنڈی بھاگو۔ رنگے پور لدھڑ۔ ترمسکہ۔ آکھڑ قاضیاں۔

ضلع گجرات:۔ چک ۹۔ گوڑیالہ۔ ضلع جہلم:۔ جہلم

ضلع راولپنڈی:۔ گوجرخان۔ ضلع ہزارہ:۔ بالاکوٹ۔

ضلع مردان:۔ اسمٰعیلیہ۔ ضلع پشاور:۔ پشاور۔ اسمٰعیل کوٹ۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں:۔ چاہ اسمٰعیل والا۔ ضلع مظفرگڑھ:۔ چک ۲۶۵ ٹی۔ ڈی۔ اے۔

ضلع ملتان:۔ ملتان شہر۔ ضلع منٹگمری:۔ بصیرپور۔ ضلع رحیم یار خاں:۔ چک ۳۲ این۔ پی سنجرپور۔

ضلع نوابشاہ:۔ مہدی آباد۔ ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ۔ ضلع تھرپارکر:۔ میرپور خاص۔

ضلع حیدرآباد:۔ سنجر چانگ۔ بلوچستان:۔ تفتان۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نماز کے بعد دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آجکل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دُعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں۔ وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجائے۔ خدا کی حضوری میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جائیں۔ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے۔ اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصل ہے۔ جس میں مزا آجائے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے۔ کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے۔ تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دُوں گا۔"

(بدر یکم مئی ۱۹۰۳ء)

(ناظر اصلاح وارشاد)

امتحان کا نتیجہ

لجنہ اماء اللہ کے پہلے امتحان کا نتیجہ عنقریب مصباح میں شائع کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ سے تمام لجنات کو دوسرے امتحان کے وقت اور نصاب سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تمام صدر و سیکرٹریان اس کو نوٹ فرمالیں اور اپنے ہاں تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ لجنہ کا دوسرا امتحان ستمبر ۱۹۶۵ء کے آخری ہفتہ میں لیا جائے گا۔ انشاء اللہ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

۲۔ امتحان میں قرآن مجید کا چوتھا پارہ مکمل اور پانچویں کا نصف ترجمہ کے ساتھ شامل ہے۔ اور نصاب حصہ دوم مکمل شامل امتحان ہے۔

"نصاب حصہ دوم" دفتر لجنہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔ اسکی قیمت ایک روپیہ ہے۔

(سیکرٹری تعلیم)

دعائے مغفرت

میرے تایا محترم نیاز علی صاحب چک ۲۴۵ ای۔ بی گگو ضلع منٹگمری میں مورخہ ۲۲ ۵ ۶۵ صبح ۳ بجے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

(خاکسار عبد الرحمٰن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

درخواست ہائے دُعا:۔

● خاکسار آجکل بی۔ اے فائینل کا امتحان دے رہا ہے۔

(نشار احمد ببر زعیم حلقہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

● خاکسار بعارضہ دردِ امعاء و شکم و ضعفِ اعصاب اور عرق النساء چند روز سے شدید بیمار ہے۔ نقاہت بہت ہوگئی ہے۔ (خاکسار خلیفہ علی محمد امرتسری۔ کبیر والا ضلع ملتان)

● میری والدہ صاحبہ۔ چند ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب بیماری زیادہ زور پکڑ گئی ہے۔

(خاکسار۔ عبد الکریم محلہ دار الرحمت۔ ربوہ)

● خاکسار اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ میرے والدین بھی احمدیت سے نور سے مشرف ہوں۔ (ملک اللہ بخش محرر وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ) احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۰ مئی۔ پاکستان نے اپنی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر بھارتی افواج کے زبردست اجتماع اور نقل و حرکت پر تشویش ظاہر کی ہے اور اقوام متحدہ کو متنبہ کیا ہے کہ پاکستان اپنے دفاع کے لئے ضروری کارروائی کرنے سے گریز نہیں کرے گا

ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے ڈھاکہ سے اطلاع دی ہے کہ مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج کا زبردست اجتماع ہے اور وہ لاٹھی کوٹلہ کے علاقہ میں مشین گنوں اور ہلکی توپوں سے متواتر گولہ باری کر رہی ہیں۔

بھارتی فوج نے احتجاج کے باوجود داہاگرام کے قریب تین بیگھہ کے علاقہ میں ایک بہت بڑی دیوار تعمیر کر دی ہے جس کا مقصد اس علاقہ میں بھارت کی فوجی نقل و حرکت پر پردہ ڈالنا اور پاکستانی باشندوں کو داہاگرام جانے سے روکنا ہے۔ پاکستان نے بھارتی فوجوں کے اجتماع کے بارے میں اقوام متحدہ کو مطلع کر دیا ہے پاکستانی نمائندوں نے اقوام متحدہ کو بتایا ہے کہ بھارتی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر صف بندی کئے ہوئے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ پاکستان نے متنبہ کیا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنا دفاع کرے گا۔

دریں اثنا مشرقی پاکستان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مقیم فوجیوں کے حوصلے انتہائی بلند ہیں۔

ڈھاکہ ۲۰ مئی۔ وزیر مواصلات خان عبد الصبور خان نے مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو اپنی فوجی طاقت کے گھمنڈ میں پاکستان کی سرحدوں پر کسی جارحانہ کارروائی کی جرأت نہ کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی افواج اور عوام اپنے وطن کے دفاع کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

مسٹر صبور خاں نے کہا جو بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کر رہے تھے کہا کہ صدر ایوب کی خارجہ پالیسی ملک کے بہترین مفادات اور قومی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

• ڈھاکہ ۲۰ مئی جمہوریہ گھانا کے صدر ڈاکٹر نکرومہ نے پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی تنازعہ نمٹانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی پیش کش کی ہے۔ الجزائر میں منعقد ہونے والی افریشیائی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے ایک مندوب نے یہاں صدر نکرومہ کی اس پیش کش کا انکشاف کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر ڈاکٹر نکرومہ نے گھانا میں ایک کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی تنازعہ کو ختم کرانے کے لئے یہ پیش کش کی تھی۔

• لندن ۲۰ مئی۔ مسئلہ کشمیر کا کوئی حل قطعی ممکن نہیں ہے کیونکہ بھارت کا خیال ہے کہ وہ کشمیر کو ہاتھ سے دے کر لداخ میں چین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی تمام افواج پاکستان کی سرحدوں پر کھڑی ہیں۔

یہ رپورٹ سری نگر میں مقیم ڈیلی ٹیلیگراف لندن کے نمائندہ نے ارسال کی ہے جو مقبوضہ کشمیر میں سنسر کے نفاذ کی وجہ سے انتہائی گھٹی گھٹی ہے جس کے نتیجہ میں رپورٹ میں درج بہت سے حقائق مسخ ہو کر رہ گئے ہیں ایک سفارتی نمائندہ نے بتایا ہے کہ بھارتی دارالحکومت دہلی میں موجود اعلیٰ سفارتی نمائندے بھی اس بات سے قطعی بے خبر ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری اور اوٹاکمنڈ میں نظر بندی کے بعد ریاست میں جو بغاوت پھیلی ہوئی ہے اس کی نوعیت کیا ہے۔

ٹیلیگراف کے نمائندہ نے لکھا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کا کوئی امکان نہیں ہے اور جہاں تک حکومت بھارت کا تعلق ہے وہ پاکستان کے ساتھ کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت نہیں کرے گی۔ بھارت صرف اس بات پر زور دے رہا ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے لداخ میں چین کا مقابلہ اس صورت میں کر سکتا ہے کہ وہ وادی کشمیر پر اس کا قبضہ ہو۔

• راولپنڈی ۲۰ مئی۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے مشرقی پاکستان میں طوفان کی تباہ کاریوں کے سلسلہ میں صدر ایوب کے نام ہمدردی کا پیغام ارسال کیا ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ ولسن اور وزیر دولت مشترکہ آرتھر باٹملے نے بھی صدر ایوب کے نام ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں مسٹر باٹملے نے اپنے پیغام میں لکھا ہے کہ انھوں نے پاکستان میں متعین برطانوی ہائی کمشنر سے استفسار کیا ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ برطانیہ مشرقی پاکستان کے طوفان سے متاثرہ علاقوں کی امداد کے لئے کیا مدد کر سکتا ہے۔ ملکہ برطانیہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ میں اور میرے خاوند کو مشرقی پاکستان میں طوفان کے باعث جانی اور املاک کے زبردست نقصان پر سخت صدمہ ہوا ہے ہم مشرقی پاکستان میں اس تباہی پر آپ اور متاثرہ علاقوں کے عوام سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں اور اگر آپ ہماری طرف متاثرہ عوام کو ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں تو ہم بہت ممنون ہوں گے۔

• رنگون ۲۰ مئی۔ برما کی انقلابی کونسل کے صدر جنرل نیون نے صدر ایوب کے نام ایک پیغام میں مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے انھوں نے لکھا ہے کہ مجھے اس سانحہ عظیم پر گہرا افسوس ہے دریں اثنا حکومت برما نے طوفان زدہ لوگوں میں مفت تقسیم کے لئے دو سو ٹن چاول دینے کا اعلان کیا ہے۔

• نکوسیا ۲۰ مئی۔ قبرص کے وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ ان کی حکومت نے روس سے طیارہ شکن میزائل خریدے ہیں۔ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ میزائل قبرص میں پہنچ چکے ہیں یا ابھی نہیں پہنچے۔

• اوٹاوا ۲۰ مئی۔ کینیڈا کی حکومت مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ۱۵ ہزار ڈالر بطور عطیہ بھیج رہی ہے کینیڈا کی وزارت خارجہ نے آج ایک اعلان میں کہا ہے کہ یہ امدادی رقم کینیڈا کی ریڈ کراس سوسائٹی کے ذریعے پاکستان بھیجی جائے گی۔ کینیڈا کے صدر لیسٹر پیرسن نے طوفان زدگان سے ہمدردی کے طور پر صدر ایوب خان کے نام ایک پیغام بھی ارسال کیا ہے۔

• سائیگون ۲۰ مئی۔ سائیگون ریڈیو کی اطلاع کے مطابق گزشتہ روز جنوبی ویٹ نام اور امریکہ کے طیاروں نے پھر شمالی ویٹ نام پر بمباری کی اور پیٹرول کے ایک ڈپو کو شدید نقصان پہنچایا۔ واضح رہے کہ گزشتہ پانچ روز سے امریکی طیاروں نے شمالی ویٹ نام پر حملے نہیں کئے تھے۔ بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ان پانچ روز میں امریکہ اور شمالی ویٹ نام کے درمیان کسی تیسرے ملک کی وساطت سے بات چیت ہو رہی تھی۔

• لاہور ۲۰ مئی۔ صوبائی محکمہ اطلاعات نے کل یہاں مقامی اخبارات میں کام کرنے والے صحافیوں کو صدر ایوب کے دورہ چین کی دستاویزی فلم دکھائی یہ فلم شو محکمہ اطلاعات کے دفتر کے پروجیکشن ہال میں ہوا جس میں کم از کم ایک سو صحافیوں نے شرکت کی یہ رنگدار دستاویزی فلم حکومت چین کی جانب سے پاکستان کو پیش کی گئی ہے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ (اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب حلوائی) مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعمر ۷۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ حسب وصیت جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر دعا مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب نے کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز ہم پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(عبد السلام۔ سلام فی دستال غلہ منڈی ربوہ)

احباب کو خصوصیت سے درود پڑھنا چاہیئے اور کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں

تاکہ اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑک اٹھے اور وہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اِس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ درود ایک جامع اور بابرکت دعا ہے فرماتے ہیں:-

"آج کل خصوصیت سے درود پڑھنا چاہیئے اس کے نتیجہ میں یقیناً اللہ تعالےٰ کے فضل نازل ہوں گے اور خود درود پڑھنے والے کی روحانیت میں بھی ترقی ہوگی۔ جب کوئی شخص درود پڑھتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ جب میرا یہ کمزور بندہ میرا کام کر رہا ہے اور میرے رسولؐ کے لئے دعائیں کر رہا ہے تو میں طاقتور خدا ہو کر اس کی کیوں مدد نہ کروں پس جو کچھ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مانگتا ہے۔ اس میں وہ خود بھی حصہ دار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ درود کی دعا میں بھی شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تو جو بھی سچا مسلمان ہے وہ آلِ رسول میں شامل ہو جاتا ہے اور جب وہ دعائیں کرتا ہے تو ساری دنیا کی آلِ محمدؐ کے لئے کرتا ہے۔ جس میں وہ خود بھی شامل ہوتا ہے۔ پس یہ دعا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اتنی نہیں جتنی اپنے لئے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دعا ایسی نہیں۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہوں اور امت محمدیہ بھی شامل ہو۔ صرف درود ایسی دعا ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساری امت محمدیہ شامل ہے۔ یوں تو کوئی مسلمان انڈونیشیا میں رہ رہا ہے کوئی مصر میں رہ رہا ہے کوئی شام میں رہ رہا ہے۔ کوئی لبنان میں رہ رہا ہے۔ کوئی فلسطین میں رہ رہا ہے۔ کوئی سعودی عرب میں رہ رہا ہے۔ کوئی افغانستان میں رہ رہا ہے کوئی یورپ میں رہ رہا ہے۔ اگر نام لے لے کر دعا کی جائے تو انسان کس کس کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ لیکن جب ہم درود پڑھتے ہیں تو بغیر نام لئے ہم تمام مسلمانوں کو اپنی دعا میں شامل کر لیتے ہیں جب ہم کہتے ہیں اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد تو ہم ہر انڈونیشین مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر چینی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر فلپی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر ملائی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر اسی طرح ہر امریکن۔ ہر انگریز۔ ہر جرمن ہر سوئس اور ہر ڈچ مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر جاپانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں، ہر ہندوستانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر پاکستانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر ایرانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر پٹھان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے کسی ملک اور کسی علاقہ کے مسلمان کو بھی ہم اپنی دعا سے محروم نہیں کرتے یہ کتنا عظیم الشان فائدہ ہے جو اس دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے کسی نے کہا ہے کل صید فی جوف الفراء فراء کے پیٹ میں سارے شکار شامل ہیں۔ اسی طرح یہ دعا ایسی ہے کہ نہ آقا اس سے باہر رہتا ہے اور نہ امت محمدیہ کا کوئی اور فرد باہر رہتا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا حربہ ہے۔ جس کے استعمال میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے اور اتنی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ کی غیرت بھڑک اٹھے اور وہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے اور جس طرح اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں کیا تھا۔ اسی طرح وہ اب بھی کرے۔"

(الفضل ۲۹ مئی ۱۹۵۶ء)

المناک حادثہ

صفحہ ایک سے آگے

عدیم المثال سانحہ

پی آئی اے کے اس چار انجن والے گرانڈیل طیارے کی تباہی پاکستان میں شہری ہوابازی کی تاریخ کا ایک دردناک باب بن گئی ہے پی آئی اے کو قبل ازیں ایسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ ملک کی تاریخ کے پچھلے چند ہوائی حادثوں میں ایسی قیمتی جانیں اتنی بڑی تعداد میں تلف نہیں ہوئیں۔ سانحہ کی خبر جنگل کی آگ کی طرح ملک بھر میں پھیل گئی ہے اور ڈھاکہ سے کراچی تک غم والم کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ بدنصیب طیارے پر سفر کرنے والے کئی اصحاب عام مسافر نہیں تھے وہ مختلف شعبہ ہائے زندگی کے منتخب افراد تھے۔ اور ملک کے ہر حصے سے جمع کئے گئے تھے۔ ان کی حسرت ناک موت ان کے پس ماندگان ہی کے لئے نہیں پوری قوم کے لئے اندوہناک ہے اور یہ صدمہ ایسا نہیں جو چند برسوں میں بھول جائے

ریکارڈ قائم کرنے کے بعد

یہ بدقسمت طیارہ ان چار بوئنگ جیٹ ہوائی جہازوں میں سے ایک تھا۔ جو پی آئی اے نے لمبے راستوں کے لئے خریدے تھے۔ ۷۲۰ بی سب سے پہلے ۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو اڑا۔ یہ ۶ ہزار میل تک مسلسل پرواز کر سکتا تھا۔ اور ۵۵۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بڑھ سکتا تھا۔ پی آئی اے نے اسی طیارے کے ذریعے جنوری ۱۹۶۲ء میں لندن اور کراچی کی مسافت صرف سات گھنٹوں میں طے کر کے پرواز کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔

طیارے کی تلاش۔

قاہرہ کے کنٹرول ٹاور سے جہاز کا ریڈیائی رابطہ ختم ہوتے ہی ہوائی اڈے کے عملے نے صورت حال کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ اسی وقت ایک ہیلی کاپٹر روانہ کر دیا گیا۔ تاہم حادثے کے پانچ گھنٹے کے بعد ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے ایک بے آباد اور سنگلاخ علاقے میں تباہ شدہ جہاز کا ڈھانچہ دیکھا۔ اس وقت مسافروں کی حسرت ناک موت پر افسوس کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ جس مقام پر جہاز گرا وہاں سے سوئز قاہرہ روڈ صرف چار میل کے فاصلے پر ہے۔

نیا باب جو کھل نہ سکا

پی آئی اے نے بی ۷۲۰ کے ساتھ کراچی قاہرہ روٹ پر اپنی سروس بحال کی تھی یہ سروس کوئی ساڑھے آٹھ برس قبل جنگ سوئز کے زمانے میں بند ہو گئی تھی اور اب سروس کا دوبارہ شروع ہونا پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں خوشگوار تعلقات کے ایک نئے باب کا افتتاح تھا۔ بدقسمت طیارے نے ۱۲ مئی کو اس راستے پر پہلی افتتاحی پرواز کی تھی۔ قواعد کے مطابق یہ دوسری پرواز بھی افتتاحی تھی ٹائم ٹیبل کے مطابق بی ۷۲۰ کی پرواز ہفتہ وار تھی۔ وہ بدھ کی رات کو پونے بارہ بجے کراچی سے روانہ ہوتا اور ہفتے کے روز گیارہ بجے صبح واپس کراچی پہنچ جایا کرتا

ادارۂ الفضل اس انتہائی المناک حادثہ اور زبردست قومی المیہ پر دلی غم والم کا اظہار کرتے ہوئے حادثہ میں مرنے والوں کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی طاقت اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قوم اپنے عظیم فرزندوں سے محروم ہو گئی

صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان کا اظہار تعزیت

راولپنڈی ۲۰ مئی۔ صدر ایوب خان اور مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے پی آئی اے کے حادثے میں ہلاک ہونے والوں کے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ صدر نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ مجھے پی آئی اے کے حادثے کی خبر سے گہرا صدمہ ہوا ہے۔

فیلڈ مارشل ایوب خان نے اپنے پیغام میں مزید کہا ہے کہ اس حادثے میں متعدد ایسے لوگ لقمہ اجل بن گئے ہیں جنہوں نے ہر شعبے میں قوم کی نمایاں خدمات انجام دی تھیں اس حادثے نے قوم کو بعض عظیم سپوتوں سے محروم کر دیا ہے صدر نے مزید کہا ہے کہ مجھے اس حادثے سے بڑا دکھ پہنچا ہے اور میں حادثہ سے متاثرہ خاندانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ساری قوم ان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

گورنر ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ مجھے پی آئی اے کے حادثہ کی خبر سے گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں صحافیوں کی موت ایک قومی نقصان اور زبردست المیہ ہے انہوں نے مرحومین کی مغفرت اور پس ماندگان کے لئے صبر کی دعا کی ہے۔

ملک امیر محمد خان نے مزید کہا ہے کہ میں اپنی حکومت مغربی پاکستان اور عوام کی طرف سے حادثے میں ہلاک ہونے والے افراد کے پس ماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

--:--